احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 26 مارچ 2004ء

روزنامہ
# الفضل

C.P.L 29
ٹیلیفون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 26 مارچ 2004ء 4 صفر 1425 ہجری - 26 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 66

## خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر کرتے ہیں۔ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا منصور احمد صاحب (والدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی طبیعت چند روز سے خراب ہے اور خون میں انفیکشن ہے علاج کے لئے مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کیا ہے۔
احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## 3

# حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ غانا

## احمدیہ سکول اور ہسپتال کا معائنہ ۔ جامعہ احمدیہ غانا کی نئی عمارت کا افتتاح

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

ڈاکٹر محمد نصر اللہ صاحب نے حضور انور کو ہسپتال سٹاف کا تعارف کروایا جملہ سٹاف ممبرز نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ہسپتال کے صحن میں کینو پیز (Canopies) لگا کر احباب جماعت کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا۔

حضور انور نے ہسپتال کے مختلف شعبہ جات میں آپریشن تھیٹر، لیبارٹری، وارڈز، رجسٹریشن آفس اور Consultation room کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور نے آپریشن تھیٹر کے موجودہ میز کو دیکھتے ہوئے فرمایا " جب یہ ہسپتال شروع ہوا تھا تو یہاں لکڑی کی عام ٹیبل ہوتی تھی"۔ اس موقعہ پر امیر صاحب غانا نے عرض کی کہ حضور اس وقت بجلی بھی مہیا نہ تھی۔

حضور انور کچھ دیر کے لئے ہسپتال کی دوسری منزل پر واقع ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یہاں سے آگے روانگی سے قبل ایک دفعہ پھر حضور انور نے خیر مقدم کے لئے تشریف لانے والے مختلف چیفس اور احباب کے پاس تشریف لے جا کر الوداعی سلام کہا اور یہاں سے گیارہ بجکر بیس منٹ پر ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول اکمفی ایسارچے (Ekumfi Essarkyie) کے لئے روانگی ہوئی۔ بارہ بجے سکول پہنچے تو اساتذہ اور دیگر احباب اور اس موقع پر موجود مہمانوں نے اپنے روایتی انداز میں ہاتھ ہلا ہلا کر استقبال کیا۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس سکول میں حضور انور غانا میں اپنے قیام کے دوران اکتوبر 1979ء سے مارچ 1983ء تک پرنسپل رہے ہیں۔

سکول کے ائرفورس کیڈٹ نے سکول بینڈ کے ساتھ حضور انور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ یہ کیڈٹ 60 طلباء پر مشتمل تھا۔

حضور انور نے سکول میں تھورائے (Thurai) کا پودا بھی لگایا۔ اس کے بعد سکول کے نو تعمیر شدہ کلاس رومز بلاک کا افتتاح فرمایا۔

حضور انور نے سکول کی ایک نمائش بھی ملاحظہ فرمائی جس میں حضور انور کی بعض یادگاری تصاویر بھی آویزاں تھیں۔ اس نمائش میں شعبہ آرٹس ٹیکنیکل، بزنس، ہوم اکنامکس اور شعبہ سائنس کی طرف سے مختلف اشیاء اور چارٹس رکھے گئے تھے۔

حضور انور نے ایک طالب علم سے جو حضور انور کو شعبہ جغرافیہ کے چارٹس دکھا رہا تھا فرمایا: اگر تم فائنل امتحان میں 80% نمبر لے لو تو میرا تم سے وعدہ ہے کہ غانا سے باہر کسی بھی یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم دلواؤں گا۔ اس خوش قسمت طالب علم کا نام Enock yaw asamoah ہے جو سکول کے شعبہ آرٹس میں فائنل ائر کا سٹوڈنٹ ہے۔

حضور انور نے سکول کے ہیڈ ماسٹر Mr. Dimbie Mumuni Issah کو ایگریکلچر Department بھی کھولنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے سکول کے کمپیوٹر سیکشن کا معائنہ فرمایا جو اس چھوٹے سے کمرہ میں ہے جہاں حضور کا بطور پرنسپل دفتر ہوتا تھا۔

کمپیوٹرز کی تعداد بہت کم تھی۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا:

اپنے کمپیوٹر سیکشن کو وسیع کر کے مجھے اطلاع دیں تو میں اس میں پانچ کمپیوٹرز اور ائر کنڈیشنز لگوا دوں گا۔

حضور انور نے ڈپٹی منسٹر فار انرجی، Mr.K.Tahir Hammond کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ بھی آپ کو پانچ کمپیوٹر دیں گے۔

اس کے بعد حضور انور، ہیڈ ماسٹر کے دفتر تشریف لائے اور وزیٹرز بک میں تحریر فرمایا:

یہ وہ سکول ہے جہاں میں نے قریباً 4 سال خدمت کی توفیق پائی ہے۔ اس لئے میرا اس کے ساتھ جذباتی تعلق ہے۔ مجھے اس بات کی از حد خوشی ہے کہ جس سکول کے لئے میں نے خون پسینہ ایک کیا آج حیران کن انحصار کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقیات سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ تمام طلباء اور سٹاف ممبران پر اپنا فضل فرمائے نیز اللہ تعالیٰ آپ کو قوم اور معاشرہ کی ترقی و بہبود کے لئے کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

سٹاف اور طلباء نے حضور انور کے ساتھ فوٹو کھینچوائے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے ہیڈ ماسٹر کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے یہ وہی مکان ہے جہاں حضور انور اپنی فیملی کے ساتھ رہائش پذیر رہے ہیں۔ حضور انور بے حد خوش تھے۔ گھر کے دو تین کمروں میں تشریف لے گئے اور پرانی یادیں تازہ فرماتے رہے۔ حضور نے گھر سے منسلک پلیٹ فارم کے متعلق فرمایا۔ ہم یہاں اکثر شام کو بیٹھا کرتے تھے۔

سکول کے بعد اگلی منزل جامعہ احمدیہ غانا کا کمپلیکس تھا۔ جہاں حضور انور ایک بجے دوپہر پہنچے۔ جامعہ احمدیہ غانا کا آغاز 21 اپریل 1966ء کو سالٹ پانڈ میں ہوا تھا۔ اس کے پہلے پرنسپل مکرم مولوی محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری تھے۔ اب اس جامعہ کو اس نئی عمارت واقع اکرافو میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔

جامعہ میں حضور انور کے استقبال کے لئے قریبی جماعتوں کے لوگ بڑی تعداد میں پہنچے۔ جامعہ احمدیہ

باقی صفحہ 8 پر

## تبرکات حضرت مسیح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کیلئے اعلان ہذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی قائم فرمودہ تبرکات کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

سیکرٹری تبرکات کمیٹی
دفتر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ
ٹیلیفون: 0092-4524-212473

## نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم 2003ء

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

امتحان سہ ماہی چہارم 2003ء میں پاکستان کی 319 مجالس کے 6080۔ انصار نے شرکت کی۔ نمایاں پوزیشنیں درج ذیل اراکین نے حاصل کی ہیں۔

اول: مکرم مبارک احمد خاں صاحب دارالنصر شرقی ربوہ
دوم: مکرم ملک محمود احمد صاحب اعوان ڈیرہ اسماعیل خاں
مکرم عبدالمنان محمود صاحب شاہکوٹی نارتھ کراچی
سوم: مکرم منصور احمد صاحب لکھنوی گلشن اقبال شرقی کراچی
مکرم یعقوب احمد بٹ صاحب ڈرگ کالونی کراچی

علاوہ ازیں 90 انصار نے 80 فیصد سے زائد نمبر حاصل کر کے خصوصی گریڈ اے میں کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید علمی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

## ماہر امراض جلد کی آمد

مورخہ 28 مارچ 2004ء بروز اتوار مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

## ہفتہ 27 مارچ 2004ء

| | |
|---|---|
| 12-15 a.m | عربی سروس |
| 1-15 a.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 1-40 a.m | مجلس سوال وجواب |
| 2-40 a.m | خطبہ جمعہ |
| 3-55 a.m | انگریزی ملاقات |
| 5-00 a.m | تلاوت،درس حدیث،خبریں |
| 6-00 a.m | حکایات شیریں |
| 6-20 a.m | گفتگو |
| 7-00 a.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 7-55 a.m | مشاعرہ |
| 8-50 a.m | کوئز: انوار العلوم |
| 9-15 a.m | خطبہ جمعہ |
| 10-20 a.m | سفر ہم نے کیا |
| 11-00 a.m | تلاوت' خبریں |
| 11-30 a.m | لقاء مع العرب |
| 12-35 p.m | فرانسیسی سروس |
| 1-35 p.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 2-40 p.m | حکایات شیریں |
| 2-55 p.m | انڈونیشین سروس |
| 4-00 p.m | گفتگو |
| 4-25 p.m | کوئز: انوار العلوم |
| 5-00 p.m | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 p.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 6-50 p.m | بنگلہ سروس |
| 8-00 p.m | چلڈرنز کلاس |
| 9-00 p.m | انتخاب سخن |
| 10-30 p.m | جرمن سروس |
| 11-30 p.m | لقاء مع العرب |

## اتوار 28 مارچ 2004ء

| | |
|---|---|
| 12-35 a.m | عربی سروس |
| 1-10 a.m | گفتگو |
| 1-40 a.m | چلڈرنز کلاس |
| 2-40 a.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 3-40 a.m | مشاعرہ |
| 4-40 a.m | حکایات شیریں |
| 5-00 a.m | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 a.m | سوال وجواب |
| 7-00 a.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 7-30 a.m | تقریر مکرم سید حسین احمد صاحب |
| 8-00 a.m | خطبہ جمعہ |
| 9-00 a.m | پیارے مہدی کی پیاری باتیں |
| 9-50 a.m | چلڈرنز کلاس |
| 10-50 a.m | تلاوت' خبریں |
| 11-35 a.m | لقاء مع العرب |
| 12-45 p.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 1-40 p.m | سوال وجواب |
| 2-40 p.m | پیارے مہدی کی پیاری باتیں |
| 3-20 p.m | انڈونیشین سروس |
| 4-20 p.m | تقریر مکرم سید حسین احمد صاحب |
| 5-00 p.m | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 p.m | خطبہ جمعہ |
| 7-00 p.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 8-00 p.m | فرانسیسی سروس |
| 9-00 p.m | گلشن وقف نو |
| 10-00 p.m | جرمن سروس |
| 11-00 p.m | لقاء مع العرب |

## سوموار 29 مارچ 2004ء

| | |
|---|---|
| 12-15 a.m | عربی سروس |
| 1-15 a.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 1-40 a.m | گلشن وقف نو |
| 2-40 a.m | سوال وجواب |
| 3-50 a.m | خطبہ جمعہ |
| 5-00 a.m | تلاوت، درس ملفوظات، خبریں |
| 6-30 a.m | سوال وجواب |
| 7-30 a.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 8-15 a.m | فرانسیسی سروس |
| 9-15 a.m | سیرت حضرت مسیح موعود |
| 9-50 a.m | گلشن وقف نو |
| 11-00 a.m | تلاوت' خبریں |
| 11-30 a.m | لقاء مع العرب |
| 12-30 p.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 1-30 p.m | سوال وجواب |
| 2-30 p.m | کوئز: خطبات امام |
| 3-00 p.m | انڈونیشین سروس |
| 4-00 p.m | زندہ لوگ |
| 4-30 p.m | سفر بذریعہ ایم ٹی اے |
| 5-00 p.m | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 5-50 p.m | سپیشل نیوز بلیٹن |
| 6-50 p.m | بنگلہ سروس |
| 7-50 p.m | فرانسیسی سروس |
| 8-50 p.m | فرانسیسی زبان میں چند پروگرام |
| 9-50 p.m | جرمن سروس |
| 10-50 p.m | لقاء مع العرب |

# زندگی دیتا رہا

وہ سراپا عفو سب کا تھا فقط میرا نہ تھا
بھول جاؤں میں جسے ایسا تو وہ چہرہ نہ تھا

وہ دعا کا تھا کرشمہ وہ خدا کا اک نشاں
ایم ٹی اے کی روح تھا اور تھا جان جہاں

ابر باراں کی طرح برسا وہ کوہ و کاہ پر
اس کی شفقت اور عنایت تھی گدا و شاہ پر

پاسباں تھا دین حق کا وہ محبت کا امیں
عہد جو باندھا تھا اس نے قول سے ہارا نہیں

وہ امیر کارواں تھا اور شب دیجور تھی
راستہ بھی پر خطر تھا اور منزل دور تھی

زندگی عشق خدا۔ عشق محمدؐ میں کٹی
خدمت قرآن بھی اس کو بہت محبوب تھی

خادم و انصار کو اس نے منظم کر دیا
طفل اور لجنہ کی بنیادوں کو محکم کر دیا

اس نے دکھلا دی ہمیں ...... کی صورت حسیں
علم اور عرفان کے موتی بکھیرے ہر کہیں

کوئی لمحہ زندگی کا رائیگاں کھویا نہیں
بیج دیں کا کون سا تھا اس نے جو بویا نہیں

وقف کر دی جان۔ پر خدمت سے منہ موڑا نہیں
زندگی دیتا رہا اوروں کو۔ خود سویا نہیں

ہجر میں بھی اس نے تنہا درد کو چھوڑا نہیں
کون سا دل ہے جو اس کی یاد میں رویا نہیں

**رضیہ درد عاطف**

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

# روحانی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں

## حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے طبی دنیا کے لئے رہنما اصول

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

### چشم بصیرت سے مطالعہ

سیدنا و امامنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (1835ء-1908ء) نے اپنی روحانی آنکھ اور چشم بصیرت سے جہاں "علم الادیان" پر ایسی انقلابی روشنی ڈالی کہ دن چڑھا دیا وہاں "علم الابدان" یعنی میڈیکل سائنس اور طب کے سلسلہ میں بھی پوری عمر بے شمار روحانی تجربات و مشاہدات کے بعد دنیائے طب کے لئے ایسے بیش قیمت رہنما اصول رکھے جو صرف اور صرف ایک ربانی مصلح ہی کی خدا نما شخصیت سے مخصوص ہوسکتے ہیں اور دعویٰ سے کہا جاسکتا ہے کہ آج تک طب اور میڈیکل سائنس کے ماہر فاضلوں کا لٹریچر کئی پہلوؤں کے اعتبار سے بہت حد تک خاموش ہے۔ حالانکہ اس مایہ ناز علم کو آنحضرت ﷺ نے علم ادیان کے بعد دوسرا درجہ بخشا ہے اور جیسا کہ آپ کے احقر الغلمان حضرت بانی جماعت نے بھی یہ حقیقت واضح فرمائی ہے کہ "صحت عمدہ شے ہے تمام کاروبار دینی اور دنیاوی صحت پر موقوف ہے صحت نہ ہو تو عمر ضائع ہو جاتی ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۴)

### علاج اور توکل میں ہم آہنگی

قبل اس کے کہ دائمی شان کے حامل ان طبی اصولوں کو سپرد قرطاس کیا جائے حضرت اقدس ہی کے پیش فرمودہ دو بنیادی حقائق کا حرز جان بنانا از بس ضروری ہے وجہ یہ ہے کہ ان سب اصولوں کی روح رواں یہی دو حقائق ہیں۔

**اول** یہ کہ علاج اور توکل میں ہرگز کوئی تضاد نہیں چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"پیغمبر خدا ﷺ خود کس قدر متوکل تھے مگر ہمیشہ لوگوں کو دوائیں بتلاتے تھے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۰۶)

مشہور مستشرق پروفیسر ایڈورڈ جی براؤن نے "طب العرب" میں اگرچہ یہ اعتراف تو کیا ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "لکل داء دواء" یعنی ہر مرض کی دوا ہے مگر ساتھ ہی ازراہ تعصب یہ بے بنیاد نظریہ بھی وضع کر لیا ہے کہ عام طبی معلومات کے اور بعض دوسرے فنی امور کے علاوہ کتب احادیث سے اور کچھ نہیں ملتا (پہلا لیکچر) حالانکہ یہ واقعہ کے سراسر خلاف ہے اور حق یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ صحاح ستہ خدائے حکیم کے مظہر اتم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے مجوزہ علاج اور ادویہ کے ذکر سے لبریز ہیں بلکہ محدثین عظام نے "کتاب الطب" کے زیر عنوان حضور کی اہم طبی ہدایت کو مستقل ابواب کی صورت میں مزین فرما دیا ہے علاوہ ازیں دوسری صدی ہجری سے نویں صدی ہجری تک مندرجہ ذیل بزرگان سلف نے "طب نبوی" ہی کے نام سے متعدد کتب سپرد قلم فرمائیں۔

مثلاً دوسری صدی ہجری میں عبدالملک بن حبیب اندلسی، تیسری صدی کے اواخر میں حضرت امام شافعیؒ کے شاگرد محمد بن ابوبکر اور محدث ابونعیم اصفہانی نے اسی نام سے مجموعے مرتب کئے۔ ائمہ اہل بیت میں سے حضرت علی بن موسیٰ رضا اور حضرت امام کاظم نے اسی موضوع پر رسائل مرتب فرمائے ازاں بعد چوتھی صدی میں فتوح الحمیدی، عبدالحق الاشبیلی، حافظ السخاوی اور حبیب نیشاپوری کو اس عظیم خدمت کا اعزاز حاصل ہوا۔ پھر ساتویں سے نویں صدی ہجری کے دوران ابوجعفر مستغفری، ضیاء الدین المقدسی، السید مصطفیٰ، شمس الدین البعلی، کمال بن طرخان ابن قیم، علامہ جلال الدین سیوطی اور عبدالرزاق بن مصطفیٰ الانطاکی جیسے علماء حق کی کاوشیں زیور طبع سے آراستہ ہو کر دنیا بھر کے لئے پیامبر شفا کا کام دے رہی ہیں بلاشبہ سلسلہ انبیاء میں یہ فیض و برکت بھی کوثر و تسنیم کی طرح صرف شہنشاہ رسالت ہی کا جاری و ساری ہے عہد حاضر میں جناب خالد غزنوی کے قلم سے "طب نبوی اور جدید سائنس" کے زیر عنوان اکتوبر 1987ء میں ایک معلومات افروز اور پرمغز تحقیقی کتاب شائع ہوئی۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور جنوری 1991ء میں الفیصل اردو بازار لاہور نے اس کا چھٹا ایڈیشن شائع کیا ہے۔ جناب ڈاکٹر خالد غزنوی نے اپنی کتاب کی تمہید میں مندرجہ بالا بزرگوں کے لٹریچر کا جامع رنگ میں تذکرہ فرمایا ہے۔

### شفاء کا آسمانی محکمہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"طب تو ظاہری محکمہ ہے ایک اس کے وراء محکمہ پردہ میں ہے جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵۳)

اگر احادیث کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو آنحضرت ﷺ کی مبارک ادعیہ میں اس دائمی صداقت کی نمایاں جھلک ملتی ہے وجہ یہ ہے کہ نہ صرف آنحضور خود یہ دعا اللّٰھم عافنی فی بدنی التزام سے کرتے تھے۔ (ابوداؤد کتاب الادب)

بلکہ بیماروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے چنانچہ ابن ماجہ میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ بیمار ہوئے آنحضرتؐ عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا نماز پڑھو کیونکہ نماز میں شفاء ہے۔ بخاری شریف میں وہ دعا بھی ہے جو آنحضرتؐ مریضوں کی عیادت کے وقت کرتے تھے یہی نہیں خادم الرسول حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ مریضوں کی عیادت کرو اور ان سے درخواست بھی کیا کرو کہ وہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کیونکہ بیمار کی دعا مقبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

(الترغیب و الترھیب۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "طب نبوی" صفحہ ۲۱۶ تا ۲۲۲ از حافظ نذر احمد پرنسپل شبلی کالج۔ ناشر مسلم اکادمی۔ علامہ اقبال روڈ لاہور۔ اشاعت یکم جنوری 1973ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیماریوں کی کثرت کا فلسفہ درج ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

"اس قدر کثرت میں خدا تعالیٰ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے تاکہ ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارض اور امراض میں گھرا ہوا پاکر اللہ تعالیٰ سے ترساں اور لرزاں رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہر دم یقین رہے اور مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے بے پرواہ نہ ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ص ۲۱۷)

اس ضمن میں مزید ہدایت فرمائی:۔

"سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہر ایک ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہو سکتا توبہ و استغفار بہت کرنی چاہئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴۲ جلد پنجم صفحہ ص ۲۰)

"ہر ایک مرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلط ہوتا ہے جب اللہ چاہتا ہے مرض مٹ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۹۵)

حضرت اقدس نے اپنے ملفوظات میں خصوصاً بیماری سے شفا کے لئے دعاؤں کی بار بار تحریک فرمائی ہے مثلاً فرماتے ہیں:۔

ا۔ "میں بہت دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی شے ہے کہ جن امراض کو اطباء اور ڈاکٹر لاعلاج کہہ دیتے ہیں ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۶۵)

۲۔ "میرا مذہب بیماریوں کے دعا کے ذریعہ سے شفاء سے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کرسکتا۔ طبیب ایک حد تک چل کر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے مگر اس کے آگے دعا سے راہ کھول دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۹۹)

ایک بار حضرت اقدس نے مسلم اطباء کی نسبت اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا کہ

"مسلمان اطباء میں کیا عمدہ بات ہے کہ نبض دیکھنے سے پہلے طبیب یہ پڑھا کرے (البقرہ۔۳۳) (ترجمہ) تو پاک ہے ہمیں کوئی علم نہیں سوا اس کے جو تو نے ہم کو سکھایا تحقیق تو علم اور حکمت والا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۸۱)

"مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی۔۔۔۔نسخہ لکھنے کے وقت ھوالشافی لکھنا شروع کیا۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۹۶)

سبحان اللہ! دین مصطفیٰ نے کس طرح زندگی کے ہر شعبہ میں بے شمار اہل اللہ پیدا کر دئے۔

آنحضرتؐ زندہ نبی ہیں اس لئے آپ کے ادنیٰ غلام اور چاکر بھی صدیوں سے ان روحانی اقدار کا پرچم بلند سے بلند تر کرتے چلے آرہے ہیں۔ انیسویں صدی کے آخر میں ۲ مئی ۱۸۹۸ء کو پورے ملک میں عید کی مبارک تقریب منائی گئی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے قادیان دارالامان میں شرقی جانب واقع بڑ کے درخت کے نیچے ایک بصیرت افروز خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا کہ:۔

"رعایت اسباب ہماری (۔) شریعت میں منع نہیں ہے۔ کسی شخص نے حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم دوا کریں آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہاں دوا کرو کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ ہو.......... طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہئے کہ متقی بن جاویں دوا بھی کریں اور دعا بھی تنہائی میں بہت بہت دعا کریں۔" (ملفوظات جلد اول ص ۱۶۵)

ازاں بعد اپنے وصال سے کچھ عرصہ قبل دوبارہ یہ پرزور ہدایت فرمائی کہ

"طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے لیکن یاد رکھو موثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کے وقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے۔ اور اس طرح دعا کرنے والا طبیب علم طب پر بڑا احسان کرتا ہے۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں

کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتلا دیتا ہے یہ اس کا احسان ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم ص ۵۳۔۵۴)

مندرجہ بالا دونوں انقلاب آفریں حقائق کے پر انور آئینہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زبان مبارک سے صحت وشفا سے متعلق چند نہایت اہم امور اور بیش قیمت اصول سنئے :۔

## ہر نوع کی طب سے استفادہ کی ضرورت

۲۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو دہلی میں حضرت اقدس نے طبیہ کالج کے سٹاف اور طلباء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

”الحکمۃ ضالۃ المومن“ حکمت کی بات مؤمن کی اپنی ہے........ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہئے کہ مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے لے۔ ہندی، جاپانی، انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے ........ تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے طبیبوں نے عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں۔“

(ملفوظات جلد چہارم ص ۵۰۷۔۵۰۸)

## علاج کی پانچ صورتیں

اسی طرح فرمایا:۔

”علاج کی چار صورتیں تو عام ہیں دوا سے، غذا سے، عمل سے، پرہیز سے علاج کیا جاتا ہے۔ ایک پانچویں قسم بھی جس سے سلب امراض ہے وہ توجہ ہے........ دعا بھی توجہ ہی کی ایک قسم ہوتی ہے توجہ کا سلسلہ کڑیوں کی طرح ہوتا ہے جو لوگ حکیم اور ڈاکٹر ہوتے ہیں ان کو اس فن میں مہارت پیدا کرنی چاہئے۔“ (ملفوظات جلد دوم ص ۲۸۰)

## بہت عمدہ پیشہ

فرمایا ”تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے۔“ (ملفوظات جلد سوم ص ۳۳۴)

مامور وقت کے یہ الفاظ طبیبوں اور ڈاکٹروں کے لئے ایک سنہری سرٹیفکیٹ کا درجہ رکھتے ہیں۔

## نماز اور وضو کے طبی عجائبات

حضور نے ۲۶ دسمبر ۱۹۰۰ء کو علی گڑھ کالج کے ٹرسٹی نواب عماد الملک فتح نواز جنگ سید مہدی حسین صاحب بار ایٹ لا کو شرف ملاقات بخشا اور انہیں دوران گفتگو یہ زبردست نکتہ بتایا کہ:۔

”نماز کا پڑھنا اور وضو کرنا طبی فوائد بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں...... کیسی عمدہ بات ہے منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتا ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے۔ ناک میں کوئی بدبو داخل ہو تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے۔۔۔۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے۔۔۔۔ پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں۔“

(ملفوظات جلد اول ص ۴۰۷)

## مضر صحت چیزیں مضر ایمان ہیں

حضرت اقدس نے ۱۴ جون ۱۹۰۲ء کی مجلس عرفان میں پان، حقہ، زردہ، تمباکو، افیون وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے نہایت حکیمانہ انداز میں بتایا کہ:۔

”عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے ان سب کی سردار شراب ہے یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۱۹)

## وبائی ایام کے لئے ضروری ہدایات

حضرت اقدس نے ۱۳ جنوری ۱۹۰۳ء کو ظہر کے وقت اپنے نہایت مخلص مرید اور فدائی وشیدائی سید فضل شاہ صاحب سے فرمایا:۔

”آپ کا کمرہ بہت تاریک رہتا ہے اور اس میں نم بھی بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ آج کل وبائی دن ہیں۔ رعایت اسباب کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہاں آگ وغیرہ جلا کر مکان گرم کر لیا کریں۔“

(ملفوظات جلد دوم ص ۶۹۰)

## صفائی سنت نبوی ؐ

قبل ازیں ۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کی نسبت بھی دریافت کر کے یہ حکم دیا کہ:۔

”اس کے مالکوں کو کہو کہ روشن دان نکال دیں اور آج کل گھروں میں خوب صفائی رکھنی چاہئے۔ کپڑوں کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہئے آج کل دن بہت سخت ہیں اور ہوا زہریلی ہے اور صفائی رکھنا تو سنت ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم ص ۵۷۶)

## تداخل طعام بیماری کا موجب

۲۴ دسمبر ۱۹۰۱ء کو آپ نے ایک آسٹریلوی سیاح عبدالحق صاحب سے دوران گفتگو فرمایا:۔

”تداخل طعام درست نہیں ہے یعنی ایک کھانا کھایا پھر کچھ اور کھا لیا پھر کچھ اور۔ اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ سوء ہضم ہو کر ہیضہ یا قے یا کسی اور بیماری کی نوبت آجائے۔“ (ملفوظات جلد دوم ص ۸۱)

## ورزش جسمانی

حضور نے ۱۸ ستمبر ۱۹۰۷ء کو بوقت سیر فرمایا:۔

”حکیم لکھتے ہیں کہ ریاضت بدنی ادویہ کی مشق سے بہتر ہوتی ہے۔“ (ملفوظات جلد پنجم ص ۲۹۰)

## درازی عمر کا قرآنی نسخہ

آخر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک خصوصی ارشاد مبارک (جسے طب روحانی کا شاہکار کہنا چاہئے) ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ حضور نے ۱۴ جون ۱۹۰۲ء کو ارشاد فرمایا کہ:۔

”ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو...... قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے...... (الرعد: ۱۸) یعنی جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے...... ہمدردی خلائق یہی ہے کہ محنت کر کے دماغ خرچ کر کے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکے تا عمر دراز ہو۔“

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۲۱)

حضرت اقدس نے ایک موقع پر اس کی مزید وضاحت ان الفاظ میں فرمائی کہ:۔

”انسان کو لازم ہے کہ وہ خیر الناس من ینفع الناس بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے۔ جیسے طبابت میں حیلہ کام آتا ہے اسی طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اول ص ۳۵۳)

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

# مریخ کی تسخیر: امکانات وخدشات

مریخ کی تسخیر کے سلسلے میں پوری دنیا یہ توقع کر رہی ہے کہ عنقریب انسان اس قابل ہو جائے گا کہ وہ مریخ پر انسان بردار مشن اتار سکے۔ لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ مریخ پر جانے کی راہ میں کئی طرح کی مشکلات موجود ہیں۔ ان کا ازالہ کرنے کے بعد ہی اس مشن کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔ ماہرین کی رائے میں چار بنیادی قسم کے مسائل ہیں جن پر سب سے پہلے قابو پانا ضروری ہے۔

### 1۔ زمین سے روانگی

**مسئلہ:** زمین سے روانگی میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ خلا میں جانے والی تمام پروازوں کو سب سے پہلے کشش ثقل سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے، بری خبر یہ ہے کہ مریخ کے سفر کے لئے جس قسم کے خلائی جہاز کی ضرورت ہوگی اسے کشش ثقل سے آزاد کرانا ایک بہت بڑا مسئلہ ہوگا۔ ہمارے مروجہ طریقے شائد اس حوالے سے ہماری کوئی مدد نہ کر سکیں۔

**حل:** اگر خلائی جہاز کے مختلف حصوں کو الگ الگ کر کے خلا میں پہنچانے کا بندوبست کر لیا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں ہمیں طاقت کی وہ مقدار درکار نہیں ہوگی جو ایک مکمل جہاز کو زمین سے اٹھانے کے لئے ہو سکتی ہے۔ بعد ازاں خلائی جہاز کے ان ٹکڑوں کو خلائی سٹیشن میں اسمبل کیا جا سکتا ہے۔

### 2۔ سفر کا دورانیہ

**مسئلہ:** مریخ پر جانے کے لئے یک طرفہ سفر میں تقریباً سات ماہ لگتے ہیں۔ اتنا طویل سفر نہ صرف مشکل ہے بلکہ خطرناک بھی ہے۔ خلائی جہاز کو ایک طویل عرصے تک خطرناک ریڈی ایشنز کی زد میں رہنا پڑے گا اور اس بات کے قوی امکانات ہیں کہ خلا نورد بھی اس سے متاثر ہوں گے۔

**حل:** آئیون پروپلشن اور نیوکلیئر تھرمل پروپلشن کے ذریعے خلائی جہاز کی رفتار میں اضافہ کیا جا سکتا ہے اس طرح سیاروں کے مابین سفر کا دورانیہ کم ہو جائے گا۔ خلا نوردوں کو خطرناک ریڈی ایشن سے بچانے کے لئے بھاری شیلڈز استعمال کی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ اس سے جہاز کے وزن میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

### 3۔ مریخ پر سکونت

**مسئلہ:** تین برس پر محیط اس خلائی مشن کے لئے خوراک، پانی اور آکسیجن کی فراہمی بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ مریخ کی سطح پر رہتے ہوئے ریڈی ایشنز کی سردردی موجود رہے گی۔

**حل:** اگر مریخ پر برف موجود ہے تو اسے پگھلا کر استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ پانی میں سے آکسیجن الگ کر کے سانس لینے کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے۔ گرین ہاؤسز کی مدد سے خوراک کے لئے خوردنی پودے اگانے کا اہتمام بھی کیا جا سکتا ہے۔ ریڈی ایشن سے بچنے کے لئے مٹی یا دھات کے شیڈ تعمیر کئے جا سکتے ہیں۔

### 4۔ زمین پر واپسی

**مسئلہ:** مریخ سے زمین پر واپسی کے لئے جس قدر ایندھن کی ضرورت ہو سکتی ہے وہ بھی ایک مسئلہ ہے، دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر دونوں سیارے ایک

باقی صفحہ 6 پر

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

# ایک کہانی - ایک حقیقت

## حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ اور آپ کی صاحبزادی کے بچپن کے دو واقعات

آیئے آج آپ کو ایک کہانی سنائیں۔ لیکن یہ کہانی ایک حقیقت بھی ہے، سبق آموز بھی، اور ہماری تاریخ کا ایک تابندہ ورق بھی۔ یہ کہانی ہے دو بچیوں کی۔ تو ملاقات کیجئے پہلی بچی سے۔ ایک ساڑھے پانچ سال کی بچی۔ اس عمر میں اتنی ننھی بچی کی سوچ تو بس کھلونوں کے گرد گھومتی ہوگی۔ نہیں، یہ بچی مختلف ہے، بہت مختلف۔ وہ سوچ رہی ہے کہ لوگ اخباروں کے لئے مضمون لکھتے ہیں۔ میں کیوں نہ لکھوں؟ لیکن ابھی عمر کی ایسی منزل کہ اردو سے شناسائی واجبی سی۔ مضمون لکھنا تو مشکل اس لئے ایک عزیز سے کہتی ہیں کہ جو کچھ میں کہتی جاؤں تم لکھتے جاؤ۔ وہ بولتی گئی اور وہ صاحب لکھتے گئے۔ مضمون مکمل ہوا تو گویا معرکہ سر ہو گیا۔ مگر اسے تو دوسروں تک پہنچانا چاہئے۔ سو بھاگم بھاگ وہ قادیان کے اخبار 'الحکم' اور 'بدر' میں پہنچتی ہیں۔ مضمون پیش کرتی ہیں۔ اس کو چھاپنے کی درخواست کرتی ہیں۔ پھر مشتاقانہ ایڈیٹر صاحب کے چہرے کو دیکھتی ہیں۔ وہاں امید کی کرن نظر نہیں آتی۔ کچھ پریشان سی ہو جاتی ہیں۔ دونوں ایڈیٹر صاحبان مضمون چھاپنے سے معذرت کرتے ہیں۔ افسردہ و مغموم، اپنا غم اپنے والد محترم کی جھولی میں ڈال دیتی ہے۔ وہ تسلی دیتے ہیں۔ اتنے میں ان کے ایک دوست، ایک اور محترم شخصیت، تشریف لاتے ہیں۔ وہ والد اور بچی کی اس کیفیت کو دیکھتے ہیں اور پھر اس کاغذ کی طرف پلٹتے ہیں۔ آخر کیوں پریشان ہے یہ بچی؟ کیا لکھا ہے اس نے اس کاغذ پر؟

اب ملاحظہ کیجئے کہ اس ننھی سی بچی نے، اس ساڑھے پانچ سال کی بچی نے کیا لکھوایا ہے؟ لکھا ہے۔ ''اللہ ایک ہے۔ اللہ بے عیب ہے۔ اللہ رحمان و رحیم ہے۔ ہمارا سب کا مالک ہے۔ قرآن سیکھنا چاہئے۔ اس پہ چلنا چاہئے۔ چوری نہیں کرنا۔ جھوٹ نہیں بولنا۔ کسی سے مانگیں نہیں اللہ کے سوا۔ حرص نہیں کرنا۔ غریبوں کی خبر گیری کرنا۔ اور ان سے نیک سلوک کرتے رہو۔ جس مکان پر منڈیر نہ ہو اس پہ ہرگز نہ سونا۔ بھائی آپس میں نہ لڑیں۔''

(الفضل ربوہ 27/اگست 1955ء)

یہ تھی ایک ساڑھے پانچ سال کی بچی کی پہلی تحریر جس میں جھلک رہی ہے قرآن کریم سے محبت۔ اس میں بتائے ہوئے ارشادات کا ذکر۔ تعلیم و تربیت کے اصول۔ حدیث شریف کی ایک بات۔ اخلاق عالیہ پہ کاربند ہونے کے اصول۔ کتنا کچھ سمو دیا اپنے پہلے ہی مضمون میں اس ننھی سی بچی نے۔ مگر یہ ہے کون؟ آیئے تعارف کروائیں۔

یہ ہے حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کی بیٹی، حضرت سیدہ امۃ الحی۔ اور یہ انہی والد محترم عالی وقار کی تعلیم و تربیت کا اثر کہ ایک چھوٹی سی بچی کی سوچ میں وہ کچھ سمو دیا گیا جو قرآن بتلاتا اور جو حدیث ارشاد کرتی ہے اور اس چھوٹی سی عمر میں ہی یہ جذبہ، ایک شدید جذبہ ابھرا کہ یہ پیاری باتیں دوسروں تک بھی پہنچائی جائیں۔ پھر یہ تحریر ملاحظہ کی حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب نے اور وہ فرمانے لگے۔ ''میری یہ حالت تھی کہ کبھی میں اس بچی کی طرف دیکھتا اور کبھی اس کے عجیب ارادے اور اشتغال پر غور کر کے خدا سے اس شخص کے لئے دعائیں کرتا جس کے فیض سے قادیان کی صحبت کا یہ اثر تھا کہ یہاں بچے بھی دین حق کی تائید کے لئے وہ ارادہ رکھتے ہیں جو باہر کے جوان بھی نہیں رکھتے'' (الفضل 27/اگست 1955ء)

قادیان کی صحبت کے ثمر کی اس سے خوبصورت مثال شاید ہی کہیں اور مل سکے۔

آیئے کچھ آگے بڑھیں۔ یہ ننھی بچی بڑی ہوتی ہے۔ اس کے احساسات بھی جوان ہوتے ہیں مگر کیسے احساسات؟ اس بے مثال تربیت کے نتیجہ میں بچی کے احساسات، اس کے خیالات، اس کے تصورات ایک خاص سانچے میں ڈھل چکے ہیں۔ اس کی سوچ کے زاویے ایک خاص سمت اختیار کر چکے ہیں۔ مگر ابھی تو زندگی کے کئی امتحان باقی ہیں۔ تیرہ سال کی عمر میں یہ بچی ایک مشکل امتحان میں سے گزرتی ہے۔ ایک حادثہ، ایک امتحان جو بڑے بڑوں کو ہلا کر رکھ دے۔ وہ شفیق والد، وہ محسن، وہ محب، وہ والد محترم، انہیں اللہ کے حضور حاضر ہونے کا پیغام آ جاتا ہے۔ وہ محبت و شفقت یکدم چھن جاتی ہے۔ تیرہ سالہ بچی ایک شدید صدمہ سے دوچار ہو جاتی ہے۔ لیکن اس دل دہلا دینے والے حادثہ کا شکار ہو کر اس کی سوچ کیا ہے۔ اس کی جھلک ملاحظہ کیجئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایک تقریر میں فرماتے ہیں۔ ''ایسے عظیم الشان والد کی وفات کے تیسرے روز ہی امۃ الحی نے مجھ کو ایک رقعہ لکھا کہ مولوی صاحب مرحوم اپنی زندگی میں ہمیشہ عورتوں میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ اب آپ کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنی آخری ساعت میں مجھے وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد میاں سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں درس دیا کریں۔ اس لئے میں اپنے والد کی وصیت آپ تک پہنچاتی ہوں۔ وہ کام جو میرے والد صاحب کیا کرتے تھے، اب آپ اس کو جاری رکھیں۔''

(الفضل قادیان 20/دسمبر 1924ء)

ملاحظہ کیا آپ نے کہ ایک تیرہ سالہ بچی اپنے عظیم اور شفیق والد محترم کی جدائی کے غم میں نڈھال، حادثہ تازہ، غم شدید مگر اس کی سوچ ملاحظہ کیجئے۔ غم سے مغلوب مگر نہ کسی مدد کی طلبگار، نہ کسی سہارے کی خواہشمند۔ ایک ہی خیال غالب کہ قرآن کی تعلیم عام ہو۔ مستورات مستفید ہوں۔ والد محترم کی خواہش پوری ہو۔ سو اس حادثہ کے تین روز بعد ہی امام وقت کو خط لکھتی ہیں اور اپنے والد محترم کا پیغام پہنچاتے ہوئے تحریک کرتی ہیں کہ قرآن کریم کا درس، جو حضرت خلیفہ اول دیا کرتے تھے وہ اب بھی عورتوں میں جاری رکھا جائے۔ قرآن کی محبت ان کی رگ رگ میں سمائی ہوئی۔ شدت غم پہ بھی غالب۔ اپنے والد محترم کی وفات سے صرف تین روز بعد جس خواہش کا اظہار کرتی ہیں وہ ہے خدمت قرآن۔ درس قرآن کے لئے خلیفہ وقت کو نہ صرف درخواست کرتی ہیں بلکہ ایک زوردار اپیل، جو ایک حکم کا رنگ لئے ہوئے ہے۔ وہی بچپن کی سوچ مگر اس میں پختگی، اس میں نکھار، قرآن مقدم، اپنا غم موخر۔ ایک ہی خواہش، ایک ہی جذبہ، ایک ہی سوچ۔ معارف قرآن عورتوں تک پہنچتے رہیں۔ گویا سوچ میں پختگی اور اب اس کے دو محور۔ قرآنی تعلیم بھی اور خواتین کی تربیت بھی اور اس سوچ کے نتیجہ میں والد محترم کی وفات کے فقط تین روز بعد اس کام کے لئے فعال کردار ادا کرتے ہوئے خلیفہ وقت سے ایک پرزور درخواست کرتی ہے کہ درس قرآن عورتوں میں جاری رکھا جائے اب اس جذبہ کی قدر کیسے ہوئی؟ حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں سنئے۔ آپ فرماتے ہیں'' وہ رقعہ ہی تھا جس کی بنا پر میں نے عورتوں میں درس دینا شروع کیا اور وہ رقعہ ہی تھا جس کی وجہ سے میرے دل میں ان سے نکاح کا خیال پیدا ہوا۔ (الفضل 20/دسمبر 1924ء) ایک خوبصورت جذبہ اور اس کی قابل رشک قدر دانی!

کچھ آگے چلتے ہیں یہ ایک اور بچی ہے اسی ماحول میں پروان چڑھی ہوئی۔ اعلیٰ تربیت، اچھی سوچ نیک ارادے، اچھے کام۔ یہ ہیں سیدہ امۃ الرشید صاحبہ جو صاحبزادی ہیں سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی، جن کی اوپر بات ہو رہی تھی۔ انہوں نے اپنے بچپن کا ایک واقعہ تحریر کیا۔ بات ہے یہ قادیان کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ جمعہ سننے کے لئے مستورات حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے گھر کی نچلی منزل میں جمع ہوتیں اور بعد میں اوپر کی منزل پر لجنہ اماء اللہ کے اجلاس کے لئے تشریف لے جاتیں۔ میدان خالی ہوا تو ان کے ساتھ آئی ہوئی بچیوں نے دھاوا بول دیا۔ مگر نہ بھاگ دوڑ، نہ شرارتیں، نہ ہنسی مذاق، نہ کھیل تماشے۔ بلکہ اپنی ماؤں کی اتباع میں، اور ان کی تربیت کے زیر اثر کھیل ایک جلسہ کی شکل اختیار کر جاتی۔ تقریریں ہو رہی ہیں۔ نظمیں پڑھی جا رہی ہیں۔ جلسہ کا سماں بندھ گیا۔ بچیاں بھی وہی کر رہی ہیں جس میں مائیں اوپر مصروف ہیں۔ ایک روز سیدہ امۃ الرشید صاحبہ لکھتی ہیں۔ ''جمعہ کے بعد لڑکیاں اجلاس میں مصروف تھیں کہ اچانک حضرت مصلح موعود تشریف لائے۔ انہوں نے ہم سب کو اس طرح بیٹھے دیکھ کر دریافت فرمایا 'یہ کیا ہو رہا ہے؟ اس پر میں نے تعظیماً کھڑے ہو کر، نہایت ادب و احترام سے عرض کیا: ہم چھوٹی لجنہ کا اجلاس کر رہے ہیں۔ یہ سن کر سیدنا ابا جان زیر لب مسکرائے اور فرمایا: ''یہ چھوٹی لجنہ کیا ہوئی؟''۔ اس استفہامیہ جملہ کو ایک استاد محترم تک پہنچایا گیا جنہوں نے مشورہ دیا کہ نام کے متعلق حضور کو لکھا جائے۔ سیدہ امۃ الرشید صاحبہ کہتی ہیں کہ انہوں نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ حضور تنظیم کا نام تجویز فرمائیں تو حضور نے اسی کاغذ پہ اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا ''ناصرات الاحمدیہ''۔

(خصوصی تحریر صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ)

تاریخ احمدیت کا ایک اہم واقعہ جو نتیجہ تھا بچیوں کی ایک کھیل کا۔ مگر کھیل کیسی اور کن بچیوں کی؟ وہی جو احمدیت کے رنگ میں رنگی جا چکی تھیں، وہی جس کی تربیت نیک والدین نے کی اور ان میں سے وہی بچی پیش پیش تھی جن کی والدہ محترمہ نے اپنے بچپن میں سوچ، تربیت اور جذبوں کا اتنا شاندار مظاہرہ کیا کہ ان کا انتخاب امام وقت نے کر لیا پھر انہوں نے ہی لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔ بے شمار عورتوں کو قرآن و حدیث کی خود تعلیم دی اور ساری عمر اسی نیک جذبہ سے سرشار رہیں۔ ایسی عظیم ماں کی اولاد میں بھی یقیناً اسی رنگ کی جھلک نظر آئے گی، وہ جذبہ ابھرے گا۔ وہی خدمت دین اور خدمت قرآن کا جوش ابھرے گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔

بات شروع ہوئی تھی ایک ساڑھے پانچ سالہ بچی کی ایک حیران کن تحریر سے تو آخر میں ذکر ہو جائے

ایک اور پانچ سالہ بچی کا ہی۔ پہلی تو تھیں حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ اور یہ واقعہ متعلق ہے ان کی صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ سے۔

یہ 1924ء کی بات ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے چکے ہیں۔ گھر اداس۔ سیدہ امۃ الحئی صاحبہ بیمار۔ حضور کے سفر پر روانہ ہونے کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنے ذمہ ایک فرض لے لیتے ہیں۔ ہر روز بیت مبارک کی طرف کھلتے ہوئے دروازے پہ دستک دیتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں اہل خانہ سے کہ آیا کوئی خط حضور کو بھیجا جانے والا ہے۔ گویا مولانا رابطہ ہیں افراد خاندان کا سربراہ خاندان کے ساتھ۔ تا ہزاروں میل دور اپنوں کے پیغام بھی ملتے رہیں اور ان کی خیریت کی خبر بھی پہنچتی رہے۔ ایک خوشگوار فریضہ جو مولانا بڑی باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔ ہر روز دروازے پہ دستک ہوتی جس فرد خاندان نے خط بھیجنا ہوتا وہ ان کے سپرد کر دیا جاتا۔ اسے دیکھ ایک روز پانچ سالہ امۃ الرشید کے دل میں بھی ایک خواہش ابھری۔ 'میں کیوں نہ ابا محترم کو خط لکھوں' مگر وہ ابھی حروف کی اشکال اور ان کی تاثیر سے ناآشنا۔ اس لئے آپا عائشہ کا سہارا لیتی ہیں۔ اپنے ابا کو محبت بھرا اسلام اور اپنی اداسی کو انہیں قرطاس پر منتقل کرنے کو کہتی ہیں۔ ایک ننھی بچی کا اپنے ابا کے نام محبت نامہ تیار ہو گیا۔ آج محترم مولوی صاحب اپنی ڈاک میں اس ننھی کا خط بھی شامل کر رہے ہیں۔ کچھ دن گزرتے ہیں تو ابا محترم کا جواب بھی سمندروں کے اوپر سے گزرتا ہوا پہنچ جاتا ہے۔ ننھی خوش۔ پیارے ابا کا خط آیا۔ اس کے نام آیا ہے۔ کون پڑھے گا یہ خط؟ اور جب پڑھ کے سنایا جاتا ہے تو ننھی کی ساری خوشی پہ اوس پڑ جاتی ہے۔ خط تو کچھ اور ہی کہہ رہا ہے۔ کچھ ایسے الفاظ بچی کے کان میں پڑتے ہیں ''تمہاری تربیت اس رنگ میں ہوئی اور ہو رہی ہے کہ سوائے خدا کے کسی اور سے نہیں مانگنا۔ مگر تم نے اپنے خط میں ایک بولنے والی گڑیا لانے کی فرمائش کی ہے۔ مجھے اس سے بہت تکلیف ہوئی۔ مانگو تو اللہ میاں سے مانگو۔ تمہارا خدا ضرور دے گا۔ بندوں سے مت مانگو خواہ تمہارے ماں باپ ہی ہوں''۔ بچی کی ساری خوشی آنسوؤں میں بہہ جاتی ہے۔ بلک بلک کر روتی ہے 'میں نے تو خط میں یہ نہیں لکھوایا۔ شاید آپا عائشہ نے لکھ دیا ہو'۔ والدہ محترمہ بھی پریشان کہتی ہیں فوراً ابا کو خط لکھواؤ۔ ان سے معافی مانگو۔ اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا وعدہ کرو۔ ننھی معافی بھی مانگتی ہے اور وعدہ بھی کرتی ہے کہ میں اب کسی سے نہ مانگوں گی۔ اللہ تعالیٰ سے ہی مانگوں گی۔ یہ خط اور وعدہ سمندر پار پہنچ جاتا ہے۔ حضور سفر سے واپس آتے ہیں تو ان کے سامان میں ایک خوبصورت بولنے والی گڑیا بھی ہے۔ حضور فرماتے ہیں: 'دیکھا تم نے اللہ میاں سے مانگی تھی اس نے دے دی۔ اللہ سے جو مانگا مل گیا۔ دیکھنا اس سبق کو کبھی نہ بھولنا۔

ایک خوبصورت اور سبق آموز واقعہ ملاحظہ کیجئے کہ ایک پانچ سالہ بچی کی تربیت کی جا رہی ہے تو کس انداز سے۔ مانگنا ہے تو اللہ سے ہی مانگو، وہی دے گا، دوسروں سے، خواہ والدین ہی کیوں نہ ہوں، مت مانگو اللہ ہی حاجت روا ہے۔ مانگو تو اسی سے۔ وہ دے گا۔ توکل علی اللہ کا سبق دیا جا رہا ہے ایک ننھی سی بچی کو خواہش کتنی ہی معصوم کیوں نہ ہو اسے پیش کرو تو اللہ کے حضور۔ بندوں کا سہارا مت لو۔ بہت اعلیٰ سبق اور سکھلانے کا اتنا ہی خوبصورت انداز کتنے خوب لوگ۔ کیسی عمدہ تربیت!! کیا خوبصورت باتیں!!! یہ واقعہ سیدہ امۃ الرشید صاحبہ نے خاص طور پر اپنی امی کے متعلق کتاب کے لئے خاکسار کو لکھ کے بھیجا۔

قارئین! واپس لوٹتے ہیں اس مضمون کے شروع کی طرف۔ وہاں بھی ایک ننھی بچی نظر آئے گی۔ قریباً اسی عمر کی۔ پاکیزہ ماحول میں پلی بڑھی۔ دینی جذبہ سے سرشار۔ وہ ننھی بچی ایک مضمون لکھواتی ہے۔ اس چھوٹی عمر میں بڑوں کی سی بات کر رہی ہے۔ اپنے مضمون میں اس بچی نے لکھایا ''کسی سے مانگیں نہیں اللہ کے سوا''۔ آج بھی یہی سبق دہرایا جا رہا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کی جا رہی ہے وہ پہلی بچی، حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ تھیں اور یہ دوسری بچی، ان کی عزیز از جان بیٹی، محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ ہیں۔ کیا تطابق۔ ایک ہی سبق مگر مختلف انداز میں۔ اچھے لوگوں کی اچھی باتیں۔ ذہن سے ابھریں بھی اور ذہن میں راسخ بھی کی گئیں۔

بقیہ صفحہ 4

دوسرے لی سیدھ میں نہیں ہوں گے تو اس سفر میں سات ماہ سے بھی زائد عرصہ لگے گا۔

**حل**:۔ پانی میں سے حاصل ہونے والی ہائیڈروجن اور آکسیجن کو راکٹوں میں ایندھن کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ زمین اور مریخ ہر دو برس کے بعد ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ اس مرحلے پر مریخ پر جانے اور زمین پر واپس آنے کے لئے موزوں وقت مل سکتا ہے۔

بظاہر یہ باتیں بڑی سادہ سی محسوس ہوتی ہیں لیکن یہ کس قدر پیچیدہ ہیں اس کا اندازہ صرف وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو سپیس ٹیکنالوجی سے واقفیت رکھتے ہیں۔

(نوائے وقت۔ سنڈے میگزین 15 فروری 2004ء)

## تکلفات سے پرہیز لازم ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے مطالبات پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں جہاں تک (۔) پر غور کرتا ہوں مجھے اس کے تمدن کا یہ نقطہ مرکزی نظر آتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہزاروں قومی خرابیاں تکلفات سے پیدا ہوتی ہیں۔'' (مطالبات صفحہ 29)

(مرسلہ: وکیل المال اول)

# ایک مفید اور شفا بخش پودا۔ کنوار گندل

نثار محمد خان صاحب

کنوار گندل کا پودا جسے انگریزی زبان میں Aloe Vera کہا جاتا ہے۔ ایک حیرت انگیز ادویاتی خواص والا پودا ہے جو پاکستان میں کئی جگہوں پر پایا جاتا ہے۔ اس کے پتے گہرے سبز رنگ کے تقریباً ایک سے دو فٹ تک لمبے اور کناروں پر کانٹے دار دندانوں کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اور بظاہر یہ پودا کیکٹس سے ملتا جلتا ہے مگر درحقیقت یہ للّی (Lily) کے پھول کی نسل سے تعلق رکھتا ہے جس کے اوپر خوبصورت خوشبودار پیلے اور گلابی رنگ کا پھول اگتا ہے۔ یہ گرم خشک علاقوں میں نشوونما پاتا ہے اس کا اصل وطن جنوبی افریقہ ہے۔ گھروں میں اور گملوں میں آسانی سے اگایا جا سکتا ہے۔ مغربی ملکوں اور امریکہ میں یہ تجارتی پیمانے پر بڑے بڑے کھیتوں کی شکل میں بھی کاشت کیا جاتا ہے۔

اس پودے کے پتوں میں چھپی ہوئی لیس دار جیلی میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار ادویاتی خواص رکھے ہیں۔ چنانچہ ترقی یافتہ ممالک میں اب تک جو تحقیق ہوئی ہے اس کے نتیجہ میں یہ لیسدار جیلی نہ صرف زخموں کے لئے بلکہ جلد کی خوبصورتی کے لئے بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ مغربی دنیا میں یہ Aloe Vera کے نام سے مشہور ہے اور خواتین کی خوبصورتی کی تقریباً تمام مصنوعات میں بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی جیلی شربت اور کیپسول کی شکل میں کھانے کے لئے تقریباً ہر ہربل (Herbal) شاپ پر موجود ہے نیز یہ لوشن اور جلد پر ملنے کی کریموں اور جیلی وغیرہ کی شکل میں بھی بکثرت مارکیٹ میں موجود ہے۔ اور اس کی مصنوعات مہنگے داموں پر مغربی ممالک میں دستیاب ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان میں اس پودے کے ادویاتی خواص کو خاطر خواہ طور پر ابھی تک استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ بعض حکماء اور اطباء اس کے رس کو دوسری دیسی جڑی بوٹیوں میں ملا کر پیٹ کے امراض وغیرہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مگر اس کے تمام فوائد پوری طرح ابھی تک استعمال نہیں کئے گئے۔

اپنے طبی خواص کے لحاظ سے یہ پودا اتنا مفید ہے کہ مغربی ممالک میں خواتین اس کو اپنے باورچی خانہ کی کھڑکیوں میں سجا کر رکھتی ہیں۔ اور کسی بھی جلنے یا کٹ پڑنے کی صورت میں فوراً اس کا تھوڑا سا حصہ توڑ کر جیلی کو مقام ضرب پر لگایا جاتا ہے جو نہ صرف جراثیم کش ہے بلکہ جلد میں جلن کو بھی دور کرتا ہے۔ اگیزیما اور زخموں پر لگانے کے لئے اس کی جیلی ایک عمدہ اثر رکھتی ہے۔ اور جوڑوں اور کمر کے دردوں کے لئے نیز تھکاوٹ دور کرنے کے لئے اس کی جیلی کا ایک چمچہ بطور دوا استعمال کرنا بے حد مفید ہے۔ اگر تازہ جیلی استعمال کی جائے تو بہت جلدی اثر کرتی ہے۔ گو کہ مارکیٹ میں دستیاب اس کے کیپسول بھی استعمال کرنے سے خاطر خواہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ میرے اپنے تجربہ میں ہے کہ ریڑھ کی ہڈی اور کمر کی تکلیفوں کے لئے اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ کھانے میں جیلی بدذائقہ اور کڑوی ہوتی ہے اس لئے مغربی ممالک کے لوگوں نے اس کے کیپسول بنا لئے ہیں۔ دیسی علاج میں کچھ لوگ اس کو دودھ کے ساتھ پکا کر بطور حلوہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

اس کے چند خواص بطور اختصار یہاں تحریر ہیں۔ احباب فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

1۔ پتے کے امراض، بواسیر کے زخموں، جلد کے ہر قسم کے جلنے اور کٹ جانے کے لئے، پیٹ کی خرابیوں، درد شکم، کھٹے ڈکاروں، بدہضمی، منہ کی بدذائقگی، گیس وغیرہ کے لئے۔

2۔ کمر درد، ہڈیوں کے درد، ریڑھ کی ہڈی کے درد، جوڑوں کے عمومی دردوں اور پٹھوں اور اعصاب کے دردوں کے لئے۔

3۔ جسم میں بیماریوں کے خلاف دفاعی قوت بڑھانے کے لئے نیز ہر قسم کے دردوں اور سوجن کے لئے۔

4۔ جلد کی خوبصورتی کے لئے اس کی جیلی کا ملنا بہت مفید ہے۔ بہترین Moisturizing خواص رکھتا ہے۔

5۔ اگیزیما اور فنگس کے لئے۔

6۔ بطور ٹانک

7۔ جلاب آور (اس کے پتوں کے چھلکے کے اندر لگے ہوئے پیلے رنگ کا مواد جلاب آور ہے۔)

8۔ خون کے جم جانے اور بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے کے لئے۔

9۔ زخموں کے لئے بہترین Healing اثرات رکھتا ہے۔

10۔ عورتوں کے مخصوص ایام کی خرابیوں کے لئے۔

مغربی ممالک میں اس پودے کو ''فرسٹ ایڈ پودا''، ''جلنے کا پودا''، ''معجزاتی پودا'' اور ''طبی پودا'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

اپنے گھروں میں اس پودے کو اگانے سے تازہ بتازہ جیلی نکال کر استعمال کی جا سکتی ہے۔ اور اس سے بے شمار فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

## احمد ابن الیاس

آپ اسلامی سپین کے پہلے طبیب تھے جو امیر محمد کے دور حکومت (886-852) میں ہو گزرے ہیں۔

## وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 36003** میں نیلوفر نسرین بنت پروفیسر ادریس احمد قوم گل کوندرے پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نیلوفر نسرین بنت پروفیسر ادریس احمد فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 پروفیسر ادریس احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 صدیق احمد منور وصیت نمبر 19408

**مسل نمبر 36004** میں کلیم گلزار شاہ ولد سید رشید ارشد قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کلیم گلزار شاہ ولد سید رشید ارشد فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور ولد میاں مہر الدین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہ ولد سید عبدالغنی شاہ فیکٹری ایریا ربوہ

**مسل نمبر 36005** میں سمیعہ عفت بنت محمد سلیم جنجوعہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/16000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سمیعہ عفت بنت محمد سلیم جنجوعہ طاہر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد محمود ولد محمد شریف دارالفتوح غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ناصرہ نزہت بنت محمد عبداللہ طاہر آباد غربی ربوہ

**مسل نمبر 36006** میں مبارکہ مبشر زوجہ مبشر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 29 گرام 600 ملی گرام مالیتی -/20000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ ترکہ والد محترم نقد رقم -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبارکہ مبشر زوجہ مبشر احمد طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل وصیت نمبر 19781 گواہ شد نمبر 2 چوہدری تنیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

**مسل نمبر 36007** میں نصرت جاوید محمد اختر جاوید قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری

باقی صفحہ 8 پر

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## سانحہ ارتحال

مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم کفایت اللہ صاحب مرحوم دارالعلوم جنوبی ربوہ مورخہ 4 مارچ 2004ء کو بعمر 79 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اگلے دن بعد نماز فجر محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے گراؤنڈ بالمقابل بیت بشیر دارالعلوم جنوبی میں نماز جنازہ پڑھائی، عام قبرستان میں تدفین کے بعد میر صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ بہت ملنسار اور دوسروں کے کام آنے والی خاتون تھیں۔ آپ نے اپنی یادگار تین بیٹے مکرم اعظم علی صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ، مکرم عابد علی صاحب دارالعلوم جنوبی اور مکرم رشید احمد صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ اور ایک بیٹی مکرمہ مشراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب چک نمبر 170/10-R ضلع خانیوال یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

## نکاح

مکرم قاسم زاہد صاحب ولد کرنل (ر) محمد زاہد صاحب ملتان مقیم مانچسٹر انگلینڈ کا نکاح مکرمہ عابدہ ندرت صاحبہ بنت مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بہادر آباد کراچی مورخہ 5 دسمبر 2003ء کو کراچی میں مکرم حافظ جواد احمد صاحب مربی سلسلہ نے 5 ہزار پاؤنڈ حق مہر پر احمدیہ ہال میں پڑھا۔ مکرم قاسم صاحب محترم میاں حیات محمد صاحب بھیروی مرحوم ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر کے پوتے اور محترم میجر محمد اسلم منہاس صاحب مرحوم سبزہ زار راولپنڈی کے نواسے اور مکرمہ عابدہ ندرت صاحبہ مکرم سیٹھ محبوب علی صاحب مرحوم وآپا سلیمہ کی پوتی اور مکرم سیٹھ غلام احمد صاحب آف حیدرآباد دکن کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو سب کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم محمد سلیمان صاحب ابن مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مرحوم دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا بھتیجا میاں عمران مظفر ابن مکرم میاں محمد اسحاق صاحب کھیلتے ہوئے گر گیا ہے اور اس کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرمائے اور کامل شفا بخشے۔

## سانحہ ارتحال

ربوہ کے معروف بزرگ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب آف ناصر آباد شرقی مورخہ 20 مارچ 2004ء بروز ہفتہ لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد بعمر 63 سال وفات پا گئے۔ مورخہ 21 مارچ کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ مرحوم کو لمبا عرصہ جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ فیصل آباد میں خدام الاحمدیہ کے قائد علاقہ رہے۔ 1981ء سے 1992ء تک ناصر آباد شرقی کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آجکل بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ کام کر رہے تھے۔ آپ باثمر داعی الی اللہ تھے۔ آپ ملنسار، مہمان نواز ہونے کے ساتھ نظام سلسلہ سے انتہائی وفا کا تعلق اور خلافت احمدیہ سے عشق رکھتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں غیر شادی شدہ ہیں۔ بیٹوں میں مکرم انیس احمد صاحب صدر جماعت گوالمنڈی کوئٹہ، مکرم حکیم فرید احمد صاحب کارکن دفتر الفضل و زعیم حلقہ نصیر آباد ربوہ اور مکرم حکیم فہیم احمد صاحب شامل ہیں۔ جبکہ بیٹیوں میں مکرمہ قانتہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ محمود احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ ہڑپارہ، مکرمہ سلمیٰ منصور صاحبہ زوجہ مکرم منصور احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ غانا، مکرمہ صادقہ قمر صاحبہ اور مکرمہ زاہدہ نورین صاحبہ شامل ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کے درجات کی بلندی نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## درخواست دعا

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن تحریر کرتے ہیں میرے بڑے بھائی جان مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد (ر) مربی سلسلہ حال مقیم چیلٹنہم انگلستان) کی طبیعت ناساز ہے۔ دو ماہ سے بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی شکایت ہے۔ اور چند دنوں سے دل کی بھی تکلیف ہوگئی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ عوارض کو دور فرمائے۔ اور صحت والی لمبی بابرکت زندگی سے نوازے۔ آمین

## بقیہ صفحہ 1

کے سارے احاطے کو جھنڈیوں کے ساتھ بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ راستوں پر تین گیٹ بنائے گئے تھے۔ ان گیٹس پر Welcome کے بینرز لگائے گئے تھے۔

حضور انور جب یہاں پہنچے تو طلباء جامعہ احمدیہ اور سٹاف کے بچوں نے رنگ برنگے جھنڈے ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کیا۔ ان جھنڈوں پر ایک طرف Wel come اور دوسری طرف اھلا و سھلا و مرحبا کے الفاظ درج تھے۔

حضور انور نے جامعہ احمدیہ غانا کی نئی عمارت کا افتتاح بھی فرمایا حضور انور نے یہاں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد کچھ دیر آرام فرمایا۔

حضور انور نے علاقہ کے چیفس کو بھی ملاقات کا شرف بخشا۔ ان سے تعارف ہوا اور کچھ دیر پرانی یادیں تازہ فرماتے رہے۔

جامعہ احمدیہ غانا میں غانا، بورکینا فاسو، گیمبیا، گنی بساؤ، لائبیریا اور آئیوری کوسٹ سے تعلق رکھنے والے 24 طلباء زیر تعلیم ہیں۔

حضور انور نے ان طلباء سے خطاب فرماتے ہوئے تفقه في الدين کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا خوب توجہ سے پڑھیں اور تقویٰ میں ترقی کریں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ایک اقتباس کی روشنی میں فرمایا۔

عالم ہی حقیقی تقویٰ حاصل کر سکتا ہے۔ یہاں علم سے مراد دراصل قرآن مجید کا علم ہے کہ سائنس اور دیگر علوم۔ یہ علوم تو غیر متقی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر قرآن مجید کا علم صرف متقی کو دیا جاتا ہے۔ پس آپ تقویٰ میں ترقی کریں اور اپنے اساتذہ کا احترام کریں۔ فرمایا۔ بعض لوگوں کے ذہن میں آتا ہے کہ معاشی حالات کی وجہ سے شاید گزارہ نہ ہو سکے۔ یاد رکھیں! جو لوگ دین کی خدمت کرنے والے ہیں وہ کبھی بھوکے نہیں رہتے۔ فرمایا: قانع بننا سیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ساری ضرورتیں اپنے ذمہ لے لے گا۔ ضرورت پڑنے پر اس کے آگے جھکیں کیونکہ وہی عطا کرنے والا ہے۔

حضور کے ارشاد پر سب طلباء نے اپنا نام اور ملک کا نام بتایا حضور انور ساتھ ساتھ ان طلباء سے دوران تدریس پیش آنے والی مشکلات بھی پوچھتے رہے اور ایڈمنسٹریشن کو ہدایات فرماتے رہے۔

حضور انور نے جملہ طلباء کو شرف مصافحہ بھی بخشا۔ حضور انور نے جامعہ کے احاطہ میں ایک پودہ لگایا۔ حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے مختلف شعبہ جات پرنسپل آفس، کلاس رومز، لائبریری ڈارمیٹریز، (کمرے) ڈائننگ ہال، کامن روم، کچن کا معائنہ فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مکرم حمید اللہ ظفر صاحب ہیں۔ اور ان کے ساتھ دو مرکزی مربیان مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب اور مکرم فہیم احمد خادم صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

حضور انور نے جامعہ احمدیہ کی وزیٹرز بک پر تحریر فرمایا۔

ماشاء اللہ! خوش آئند ترقی! اللہ تعالیٰ ان تمام طلباء کو جو اس عظیم ادارہ سے فارغ التحصیل ہوں۔ اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے (۔) احمدیت کی خدمت کی توفیق دے آمین۔

حضور انور جامعہ احمدیہ اکرافو سے سوا پانچ بجے روانہ ہو کر غانا کے پہلے احمدی مکرم چیف مہدی آپا صاحب اور مرکزی مربی مکرم مولوی عبدالکریم خالد صاحب کی قبروں پر دعا کے لئے احمدیہ قبرستان اکرافو تشریف لے گئے۔ پھر یہاں سے اکرا کے لئے روانگی ہوئی۔ شام 7 بجے اکرا آمد ہوئی۔ ساڑھے سات بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

## بقیہ صفحہ 7

کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ طلائی زیورات مالیتی -/32630 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت جاوید زوجہ محمد اختر جاوید طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال جاوید منیر مہیہ گواہ شد نمبر 2 نیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

## درخواست دعا

- مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق صدر عمومی ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم عبدالرشید خان صاحب صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کو نا ئیکل سے گر جانے کی وجہ سے رخسار پر سخت چوٹ لگی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔
- مکرم ماسٹر احمد علی صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے بھتیجے مکرم چوہدری ارشد محمود لنگاہ صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد اکرم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ گردوں کی خرابی کے باعث شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

## ایک محفل مشاعرہ

- مورخہ 14 مارچ 2004ء بعد نماز عصر مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام محفل مشاعرہ کا انعقاد اے بی سی مڈل سکول دارالعلوم وسطی میں ہوا۔ محفل مشاعرہ کی صدارت مکرم ضیاء اللہ صاحب مبشر نائب ناظر امور عامہ نے کی اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم لئیق احمد صاحب عابد ایڈیشنل وکیل المال اول نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کے بعد مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا نے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ مشاعرہ میں مقامی شعراء کرام کے علاوہ مجلس کے تین ممبران نے بھی اپنا خوبصورت کلام پیش کیا۔ دعا کے ساتھ یہ محفل اختتام کو پہنچی جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

| | |
|---|---|
| ربوہ میں طلوع و غروب 26 مارچ 2004ء | |
| طلوع فجر | 4:41 |
| طلوع آفتاب | 6:03 |
| زوال آفتاب | 12:14 |
| غروب آفتاب | 6:26 |

## ضرورت ہے

- الیکٹریکل اور مکینیکل ڈپلومہ ہولڈر نظارت امور عامہ سے رابطہ کریں۔ (ناظر امور عامہ)


## گلشن احمد نرسری کی ورائٹی

- گلاب کی تازہ ورائٹی، خوبصورت رنگوں میں دستیاب ہے۔ پھلدار پودے آم (لنگڑا، چونسہ وغیرہ) سندھی بیری، الا ئچی، گریپ فروٹ، ریڈ بلڈ، فروٹر، پپیتا انگور، خوبانی آلو بخارا وغیرہ دستیاب ہیں۔ سایہ دار پودے السٹونیا، مولسری، بکائن وغیرہ دستیاب ہیں۔ پودوں وغیرہ پر سپرے کروانے کے لئے رابطہ فرمادیں۔
(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

ناصر کنڈر گارٹن (رجسٹرڈ محکمہ تعلیم) مکمل انگلش میڈیم سکول
ربوہ میں سب سے قدیمی پرائیویٹ تعلیمی ادارہ
سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان مورخہ 31 مارچ 2004ء کو صبح 9:00 بجے ہوگا۔
باقاعدہ کلاسز 4 اپریل سے شروع ہوں گی۔ تمام کلاسز میں داخلہ جاری ہے پرنسپل

امتحانات سے فارغ طالبات کیلئے
BASIC COMPUTER COURSE
فائن آرٹس کی کلاسز | کمپوزنگ کورس | فون نمبر: 212088

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر رفیق دماغ کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
☎ 04524-212434 Fax:213966

سی پی ایل نمبر 29

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، چھپر کار، دیجی، مکمل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شو برا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔
فون 212312

ضرورت ہے
(1) کیشئر۔ میٹرک ترجیحاً ریٹائرڈ افراد
(2) 2 عدد کل وقتی اور جز وقتی ملازمین
تعلیم کم از کم میٹرک
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
فون: 211538


## خادمہ کی ضرورت

- بزرگ معمر خاتون کے لئے جز وقتی خادمہ کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کے لئے خاکسار سے رابطہ کریں۔
ڈاکٹر مرزا مبشر احمد بیت الاحسان دار الصدر۔ ربوہ